صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 16 دسمبر 2008 بمطابق 17 ذی الحجہ 1429 ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم۔

فَأَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطۡرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيۡهَا ۚ لَا تَبۡدِيلَ لِخَلۡقِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلۡقَيِّمُ وَلَـٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَO " مُنِيبِينَ إِلَيۡهِ وَٱتَّقُوهُ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُواْ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَO مِنَ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمۡ وَكَانُواْ شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزۡبِۭ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُونَ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيم۔

(ترجمہ): تو تم ایک طرف کے ہو کر دین (خدا کے رستے) پر سیدھا منہ کئے چلے جاؤ (اور) خدا کی فطرت کو جس پر اُس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کئے رہو) خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (مومنو) اُسی (خدا) کی طرف رجوع کئے رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں میں نہ ہونا۔ (اور نہ) اُن لوگوں میں (ہونا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور (خود) فرقے فرقے ہو گئے۔ سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو اُن کے پاس ہے۔

Malik Qasim Khan Khattak: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں جی، تھوڑا سا اس ہاؤس کی وہ۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کرتے ہیں، سب کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، پشاور میں جو معصوم لوگ شہید ہو گئے ہیں، ان کیلئے فاتحہ پڑھ لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل، بالکل جی کریں گے، سب کیلئے کریں گے۔ آپ کا ہاؤس ہے جو آپ کی مرضی ہو گی، انشاءاللہ وہی کرتے ہیں۔ ایک منٹ جی۔

حلف وفاداری رکنیت

Mr Speaker: I welcome Mr. Gohar Nawaz Khan, Member-elect and request him to stand in front of his seat to take oath. Mr. Gohar Nawaz Khan.

(اس مرحلہ پر معزز رکن نے اسمبلی رکنیت کا حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

(تالیاں)

آوازیں: مبارک ہو۔

Mr. Speaker: Now I request the Honorable Member to sign in the Roll of Members placed on the table of Secretary Provincial Assembly please.

(اس مرحلہ پر معزز رکن نے رجسٹر میں دستخط ثبت کر لئے)

جناب سپیکر: اوس د مبارک شه۔ گوہر نواز، اب مبارک ہو۔ شکریہ، اب بیٹھ جائیں۔

(تالیاں)

دعائے مغفرت

جناب سپیکر: ابھی فاتحہ کیلئے جنہوں نے کہا ہے۔ فاتحہ جن کیلئے کرنا ہے، وہ نام بتا دیں۔ جی، بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پشاور دہشت گردی میں جو ہمارے معصوم لوگ شہید ہوگئے ظالموں اور سفاک قاتلوں کے ہاتھوں، ان کیلئے دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، بی بی، اور کسی کیلئے فاتحہ پڑھنی ہے، نام بتادیں۔

ملک قاسم خان خٹک: منسٹر صاحب کے بھائی کیلئے۔

جناب سپیکر: جی، جی اور سوات کے وزیر صاحب، جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: هغه بے گناه خلق کوم چه د دهشت گردئ شکار شوی دی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، بی بی۔

محترمہ نور سحر: یہ منسٹر صاحب کے بھائی کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا مفتی کفایت اللہ صاحب، سب کیلئے دعائے مغفرت آپ پڑھ لیں۔ مفتی ادریس صاحب بھی ان میں یاد فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے دعائے مغفرت پڑھی گئی)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جذاک اللہ۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں:

جناب حاجی ہدایت اللہ خان صاحب، وزیر لائیو سٹاک، 16 دسمبر تا 18 دسمبر 2008: جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب، پورے اجلاس کیلئے; جناب سردار حسین بابک صاحب، وزیر تعلیم، 16 دسمبر 2008 کیلئے; جناب وجیہہ الزمان خان، ایم پی اے، 16 دسمبر 2008 کیلئے; مسماۃ شاہین نثار، ایم پی اے صاحبہ، 16 دسمبر 2008 کیلئے; اور جناب عالمگیر خلیل صاحب، 16 دسمبر 2008 یعنی آج کیلئے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: leave is granted.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

مسند نشینوں کی نامزدگی

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، یہ Complete ہونے دیں، اس کے بعد آپ کا ہاؤس ہے جو بھی آپ کہیں گے۔

Item No. 4 'Panel of Chairmen', in pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of North-West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members in order of priority to form a Panel of Chairmen for the current session:

(1) Major (Retd) Baseer Ahmad Khattak, MPA;
(2) Mr. Alamzeb Khan, MPA;
(3) Mr Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA;.and
(4) Raja Faisal Zaman, MPA.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No. 5, 'Committee on Petitions', in pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of North-West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions comprising the following members under the Chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, Honourable Deputy Speaker:

(1) Major (Retd) Baseer Ahmad Khattak, MPA;
(2) Musarat Shafi Advocate, MPA;
(3) Syed Qalb-e-Hassan, MPA;
(4) Mrs. Saeeda Batool Nasir, MPA;
(5) Mr. Ateeq-ur-Rehman, MPA; and
(6) Alhaj Sanaullah Khan Miankhel, MPA.

جی پلیز مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، شکریہ بہت زیادہ۔ میں ایک اہم نکتے کی طرف آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ کل کیبنٹ کا اجلاس ہوا اور اس میں ایک فیصلہ ہوا ہے اور مجھے تو بہت دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم صوبہ سرحد میں رہنے والے پہلے مسلمان ہیں بعد میں ہم کوئی اور شناخت رکھتے ہیں اور ایم ایم اے حکومت کے دوران ہم نے بینک آف خیبر کو مکمل اسلامی۔۔۔۔

جناب پرویز احمد خان: د وزیر صاحب ورور وفات شوے دے ، د هغوی د پاره دعا اوکړئ۔

جناب سپیکر: شوے ده جی، هغه خو شوے ده۔ بیا دعا اوکړئ۔ د هغوی د پاره بیا دعا اوکړئ د پرویز خان چه کوم ایم پی اے صاحب وو۔ خدایا تهٔ ئے جنت الفردوس نصیب کړے۔

(اس مرحلے پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں عجیب بات بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے بینک آف خیبر کو مکمل اسلامی بنانے کیلئے اقدامات اٹھائے اور ہم نے یہ طے کیا تھا اور اس ایکٹ کے اندر ہم نے ایک ترمیم لائی تھی کہ آج کے بعد کوئی بھی سودی برانچ نہیں کھولی جائے گی اور جو پہلے سے برانچز کھلی ہوئی ہیں، ان کو ہم Convert کریں گے غیر سودی برانچوں میں، اسلامی بینکاری میں۔ جہاں تک میری معلومات ہیں، اگر وہ درست ہیں تو تینتیس برانچیں ہیں بینک آف خیبر کی اور اس میں سولہ برانچوں کو ہم نے Convert کر دیا تھا، سترہ برانچیں رہ گئی تھی۔ اس پر کام جاری تھا جیسے ہی سٹیٹ بینک ہمیں اجازت دیتا، ہم یوں ایک قدم اٹھاتے آگے چلتے، آگے چلتے اور یہ پابندی لگ گئی تھی کہ کوئی نئی برانچ نہیں کھلے گی اس سودی بینکاری کے اندر لیکن میں اسلئے افسوس سے کہتا ہوں کہ ہماری حکومت نے سودی بینکاری کو روایتی بینکاری سے تعبیر کیا ہے۔ اب روایتی بینکاری کے کیا معنی ہیں؟ کیا آنکھوں پر پٹی رکھنے سے وہ حقیقت تبدیل ہو جاتی ہے؟ اب اسلامی بینکاری کے بارے میں انہوں نے کل یہ فیصلہ کیا اور کل یہ ایکٹ بھی لائیں گے، میں بخدا بہت زیادہ معذرت سے کہتا ہوں، اس میں کوئی عددی اکثریت کی بات بھی نہیں ہے اور اس میں یہ بھی نہیں کہ ہم اپوزیشن میں ہیں، ہماری بات اسلئے رد کی جائے اور آپ لوگ حکومتی بنچوں پر ہیں، حکومت آنی جانی چیز ہے لیکن آپ خدا کے عذاب کو تو دعوت نہ دیں، ہم پہلے سے کئی عذابوں میں مبتلا ہیں۔ آج ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم میں سے کوئی آدمی Secure نہیں ہے۔ آج بھی میرا صوبہ آگ اور خون میں گھیرا ہوا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔ کل جو کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہے، میری تو آپ سے درخواست ہے کہ اس فیصلے کے بارے میں وہ لوگ نظر ثانی کریں، اس کو واپس لیں اور یہاں بینک آف خیبر کے اندر ہم نے

بہت سرمایہ لگایا تھا، لوگوں کو بلایا تھا، ماہرین کو لائے تھے اور اس طرح لوگوں کو تیار کیا تھا کہ ہم کس طرح ایک نمونہ پیش کر سکتے ہیں؟ اور اس میں بہت سارا کام ہوا بھی یعنی آدھا کام ہم نے کر لیا ہے، اب ادھا کام ان کو کرنا چاہیئے تھا۔ میں تو اے این پی کی گورنمنٹ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ کم از کم وہ اسلام کے بارے میں مخلص ہونگے اور اگر وہ ایک قدم آگے نہیں چل سکیں گے، پیچھے تو نہیں دھکیلیں گے۔ یہاں تو ایسی بات سامنے آگئی اور اس سے زیادہ تعجب کی بات اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کو روایتی بینکاری سے تعبیر کیا گیا ہے۔ معاف کیجئے، ہمارا صوبہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے میں نے آپ کو متوجہ کیا ہے اور میں یہ بھی نہیں کہتا ہوں، جو ہمارے حکومتی بنچز ہیں، میں آپ سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ آپ بھی اس سلسلے میں ایک سنجیدہ قدم اٹھائیں اور جناب سپیکر صاحب، ہماری حکومت کو روکیں کہ وہ اس طرح کے ناجائز کام نہ کرے۔ اگر وہ اس طرح کے ناجائز کام شروع کرے گی تو معاف فرما دیجئے پھر ہمیں سڑکوں پر بھی نکلنا ہو گا، اسلام کے ایک ایک شعائر پر سر کٹانا ہمارے لئے کوئی بات نہیں ہے۔ پلیز، اس پر بہت زیادہ نوٹس لینے کی ضرورت ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، جناب عبدالاکبر خان۔ جی، آن کر لیں عبدالاکبر خان کا مائیک۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! بہت اہم نکتہ اٹھایا گیا ہے، میری درخواست ہو گی کہ یا تو جو ایکٹ میں امنڈمنٹ اگر حکومت لاتی ہے تو اس وقت تک پھر اس پر ڈیٹیل ڈسکشن۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں وہی، میں وہی، میں رولنگ۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اور یا وہ ایڈ جرنمنٹ موشن کی شکل میں اس کو پیش کرتے ہیں تو اس میں پھر سب ڈسکشن اس پر کر لیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ پھر جب آجائے تو اس پر کال اٹینشن آپ دے دیں یا وہ بل جب آئے گا تو آپ اس پر ڈسکشن کریں گے۔ شکریہ۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پھر اس پر باقاعدہ نوٹس دیں گے۔ جی، گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میرے خیال میں آپ کی رولنگ آگئی ہے اور معزز ممبر صاحب کی۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں، میرے خیال میں انہوں نے رولنگ دے دی ہے۔

جناب سپیکر: Proper Notice دے دیں پھر اس پر بات کریں گے۔

مفتی کفایت اللہ: میری عرض یہ ہے کہ اس پر کیبنٹ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس بات کو آپ نظرانداز نہ کریں۔ تو آپ پھر اگر تحریک التواء کی اجازت دے دیں اور کل اس پر ہم مکمل بحث کر لیں تاکہ سارے ممبران کے سامنے آگاہی آجائے۔

جناب سپیکر: اس پر آپ کال اٹینشن یا ایڈجرنمنٹ موشن جو کچھ بھی آپ دینا چاہتے ہیں، وہ ہمیں دے دیں، اس پر آگے چلیں گے پھر۔ شکریہ۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اکرم درانی صاحب! تاسو کښینئ جی، یو منټ دے اسرار اللہ گنداپور صاحب ته ورکړئ، دوئ له مے مخکښے فلور ورکړے دے۔

قائد حزب اختلاف: په دے باندے ما لږه خبره کوله۔

جناب سپیکر: په دے باندے خو رولنګ راغے۔ دا چه کله هغه راشی نو بیا به کوؤ۔ جی گنداپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں شکر گزار ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: بل پوائنټ آف آرډر دے که هم دا دے؟ دا خو ختم شو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، اس کے علاوہ ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا ہے لیکن ایک اہم تاریخی حیثیت سے آج کا ایک اہم دن ہے۔ 16 دسمبر کو ہمارا ملک دولخت ہوا تھا اور آج جو ہم اپنے انٹرنیشنل عوامل دیکھ رہے ہیں اور جس قسم کے حالات ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ آج اس اجلاس کا بھی پہلا دن ہے اور ویسے بھی کوئی ایسا ایجنڈا ہمیں دکھائی نہیں دے رہا تو میری سر، ایک تجویز ہے کہ یہ

انڈیا کے حوالے سے جو حالات ہمارے Eastern border پر ہیں اور پھر اس کے جو اثرات ہمارے مغربی سرحدات پر ہونگے، اگرچہ وفاقی حکومت بھی اس میں اپنا In put دے رہی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہاں سے اس کا ایک اثر پڑے گا کیونکہ ہم حالت جنگ میں ہیں اس صوبہ میں اور میں سمجھتا ہوں کہ نہایت اہم نکتہ ہے اگر گورنمنٹ Agree کرے تو آج کا دن ہمیں اس کیلئے مختص کرنا چاہیئے اور اس پر بحث کرنی چاہیے اور آخر میں ایک قرارداد وفاق کی طرف بھیجنی چاہیئے۔

جناب بشیر احمد بلور (سینئر وزیر): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، ستاسو دا ایجنڈہ دہ، دا تحریک استحقاق دے، تحریک التواء، توجہ دلاؤ نوٹسز، دا ختم شی او ٹائم وی نو مونږ ته اعتراض نشته دے، په دے به هم ډسکشن اوکړو او قرارداد به هم راوړو۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوہ جی۔ شکریہ۔ Item, No. 7, Privilege motion, Mr. Mohammad Ali Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 34. Mohammad Ali Khan Sahib. He is not present, it lapses.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Item No. 9, 'Call Attention Notices', Madam Zarqa Bibi, MPA, to please move her call attention notice No. 85. Madam. Zarqa Bibi, please.

محترمہ زرقا بی بی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول، نوشہرہ میں کئی استانیاں عرصہ بیس پچیس سالوں سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں جس کی وجہ سے ان کی کارکردگی پر اثر پڑ گیا ہے، جس کو حکومت کی طرف سے توجہ ہونی چاہیئے۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Minister for Education, please. Education Minister.

آوازیں: وہ چھٹی پر ہیں۔

جناب سپیکر: دونوں منسٹر زجی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، ایجوکیشن کے ساتھ Related ایک مسئلہ ہے، اگر مجھے اجازت دی جائے تو میں اس پر بات کرلوں، پھر ایجوکیشن منسٹر صاحب جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: ایجوکیشن منسٹر آج ہیں ہی نہیں، کوئی بھی نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ تو آپ لوگوں کا اجلاس ہے اور آپ کے منسٹر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آپ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں بیان کردوں تاکہ ہاؤس میں اور آپ کی نالج میں یہ بات آجائے۔

Mr. Speaker: Okay, this is kept pending. Mr. Shah Hussain Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 94. Shah Hussain Khan.

جناب شاہ حسین خان: مهربانی، ډیره مهربانی۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم اور مفاد عامہ کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ خیبر میڈیکل کالج کے طلباء کے پرچوں کی چیکنگ میں پی ایم ڈی سی کے قوانین کے رول 18 اور 19 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، جس کے تحت Internal 50% اور 50% External Examiners کو پرچے چیک کرانے ہوتے ہیں، اس کے برعکس۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کوئی منسٹر نہیں ہے اور یہ۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب، دا۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، کوئی منسٹر نہیں ہے اور یہ ہاؤس کی Interest۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو پڑھنے دیں، شاہ حسین صاحب کو پڑھنے دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یعنی یہ گورنمنٹ کا اجلاس ہے اور تمام منسٹرز کو یہاں پر موجود ہونا چاہیئے تھا جناب سپیکر صاحب، گورنمنٹ سے زیادہ ہماری اپوزیشن کے لوگ یہاں پر موجود ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب کو ذرا موقع دیں کہ وہ Complete کردیں۔ آپ بیٹھیں جی۔ Shah Hussain khan, please go on .

جناب شاہ حسین خان: دا کابینه چه ده، دا ټول مشترکه ذمه وار دی، بس یو تن به جواب را کړی۔

جناب سپیکر: زۀ پرے راځمه، اوس زۀ پرے راځمه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بندہ یہاں پر موجود نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس پر آرہا ہوں، آپ تھوڑا سا تشریف رکھیں۔ یہ میرا کام ہے، میں ان سے پوچھتا ہوں۔ جی شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: میں آپ کی توجہ ایک اہم اور مفاد عامہ کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ خیبر میڈیکل کالج کے طلباء کے پرچوں کی چیکنگ میں پی ایم ڈی سی کے قوانین کے رول 18 اور 19 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، جس کے تحت Internal 50% اور 50% External Examiners کو پرچے چیک کرانے ہوتے ہیں، اس کے برعکس اسے صرف External Examiner جو کہ Approved list میں بھی موجود نہیں ہیں، کو پرچے چیکنگ کیلئے بھجوائے گئے جس کی وجہ سے بہت سے طلباء کو آئی کے پرچے میں فیل کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ان ہونہار طلباء کا مستقبل داؤ پر لگایا گیا ہے۔

اوس جناب سپیکر صاحب، خبره دا ده چه هیلتھ منسٹر صاحب هم نشته دے، ما له به جواب څوک راکوی؟

جناب سپیکر: جی منسٹر ہائر ایجوکیشن۔

جناب شاہ حسین خان: هغه هم نشته دے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: هغه هم نشته دے۔

(شور/تالیاں)

جناب شاہ حسین خان: دا اجلاس ملتوی کړئ جی، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): دا Collective responsibility ده او مونږه ئے Accept کوؤ، زۀ جواب کومه د دے، دا سے څه خبره نشته چه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب کو بات کرنے دیں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): دے د Explain کړی، که دوئ نور څه خبره کول غواړی نو دوئ د خبره اوکړی، زۀ جواب ورله ورکومه جی۔

جناب سپیکر: جی، جی ایک منٹ۔ جی شاہ حسین صاحب، وایئی کنه جی، تاسو له خو فلور ما درکړے دے۔

جناب شاہ حسین خان: دیکښے خبره دا ده جی چه د پی ایم ډی سی رولز دی جی۔ په هغه رولز کښې دوئ دا لیکلی دی، د رول 18 لاندے دا ده چه Internal % 50 کسان، په کالج کښې چه کوم دننه کسان دی، هغوی او External % 50، پچاس فیصد به Internal وی او پچاس فیصد به External وی او فرض کړه دوه کسان وی نو یو به د کالج دننه وی او یو به د کالج نه بهر کس وی، دوئ داسے نه ده کړے جی۔ بل ئے دا کار کړے دے چه د رول 19 خلاف ورزی ئے کړے ده چه دا یو لسټ وی، هغه Approved list وی، د هغے Approved list نه، کوم چه منظور شوے لسټ دے د هغے نه ئے هم یو کس نه دے اغستے۔ په یو کس باندے ئے پرچے چیک کړی دی، په هغے کښې د ډی آئی خان په ګومل میډیکل کالج کښې یا په سیدو میډیکل کالج کښې یا د ایبټ آباد په ایوب میډیکل کالج کښې، په دے ټولو کښې د آئی په پرچه کښې د ستره کسانو سپلیمنټری راغلے ده او یو په خیبر میډیکل کالج کښې د سینتیس کسانو سپلیمنټری راغلے ده۔ دا ځکه چه دوئ د پی ایم ډی سی د رولز مکمل خلاف ورزی کړے ده او هغه بچی کوم چه قابلان وو، لائقان وو، والدینو پرے خرچه کړے وه او هغوی به سحر و مابنام سټډی کوله، هغوی ئے په انتهائی آسانه پرچه کښې فیل کړی دی نو دا د دے رولز د خلاف ورزئ د وجے نه۔ په دے باندے دا کمیټئ ته حواله کړئ او کمیټی به په دے باندے فیصله اوکړی چه دا غلطی چا کړے ده، ولے ئے کړے ده؟ قصداً ئے کړے ده او که په خطا ترینه شوے ده؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ستا Identical دغه موشن دے، په دے باندے هم دا شے دے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: د ایجوکیشن په باره کښې دے۔

جناب سپیکر: ټول ایجوکیشن نه، دے سره تاسو۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: د ایجوکیشن په باره کښې دے۔ زهٔ او ډپټی سپیکر صاحب اوس بهر تلی وو نو هغه کنټریکټ لیکچررز سره مو ملاقات کړے وو نو منسټر صاحب به ئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه، دا یو ایشو چه حل شی، دا اهم ده چه دا اوشی نو، جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زهٔ مشکور یمه د آنریبل ایم پی اے صاحب چه په دومره اهم مسئلے باندے ئے خبره اوکړله او رښتیا خبره ده چه حکومت دے باره کښې نوټس هم اغستے دے او زهٔ دوئ ته دا عرض کومه چه دا چانسلر زمونږ ګورنر صاحب دے او هغوی په دے باندے مکمل ایکشن اغستے دے او مونږ به دا انکوائری کوؤ چه کومو خلقو زیاتے کړے دے او غلط کارئے کړے دے، هغه به انشاء الله مونږه Rectify کوؤ او د دوئ چه کوم Complaint دے، انشاء الله په دے به مکمل انکوائری هم کیږی او دا مسئله به حل شی انشاء الله۔ دا چه کومه خبره دوئ کړے ده، بالکل دوئ ټهیک کړے ده، مونږه بالکل دوئ سره Agree کوؤ او چانسلر صاحب/ګورنر صاحب د دے د پاره کمیټی جوړه کړے ده او د دے چه څه رزلټ راشی نو هغه به مونږه اسمبلئ کښې تاسو ته اوښایو۔

جناب سپیکر: دا کمیټی جوړه شوے ده، ایکشن پرے اغستے شوے دے ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): ایکشن ئے پرے اغستے دے سپیکر صاحب، هغوی په دے باندے اوس کار کوی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں بات کرلوں؟

جناب شاہ حسین خان: په دے باندے د دے نه مخکښے بحث نه دے شوے او دا د هلکانو د مستقبل خبره ده۔ اوس درے میاشتے وروستو هغوی بیا امتحان ورکوی او درے میاشتے مونږه په انکوائرو کښې اولګوؤ نو دا خو اونه شوه جی۔ د هغوی خو بیا سپلیمنټری راغلے ده۔ زما مطلب دا دے چه دا اوس کمیټئی ته حواله شی او په ورځ دوه کښے په دیکښے میټنګ اوشی او ورځ دوه کښې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو څه وایئی چه ګورنر صاحب هیڅ ایکشن نه دے اغستے ؟

جناب شاه حسین خان: هیځ ایکشن ئے نه دے اغستے۔ که اغستے ئے وے نو ترا وسه پورے به ئے-----

جناب سپیکر: نو معزز وزیر صاحب خو څه هسے نه وائی کنه۔

جناب شاه حسین خان: که چا ایکشن اغستے وے کنه جی،-----

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

جناب شاه حسین خان: سپیکر صاحب، چه څه ایکشن ئے اغستے وے نو ترا وسه پورے به دا مسئله حل شوے وه، د دے خو یو میاشت اوشوه جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): که دوئ دا خبره کوی چه دا کمیټئ ته حواله شی نو کمیټی به هم هفته لګوی۔ زهٔ دوئ ته دا عرض کومه چه ګورنر صاحب د دے نوټس اغستے دے او دا لیکلے ما ته راکړے شوی دی چه دا به مونږه Resolve کوؤ او زر تر زره به ئے Resolve کوؤ او بیا د دے نه پس خو کمیټئ ته د تګ ضرورت نشته دے۔ دا کال اټینشن نوټس دے جی، د هغے جواب مونږه ورکړو جی، په دیکښے بحث هډو کیدے نه شی-----

جناب شاه حسین خان: سپیکر صاحب، هیځ ایکشن پرے نه دے اغستے شوے-----

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا کال اټینشن نوټس چه دے، دوئ سوال اوکړو ما ورله جواب ورکړو، د دے نه پس د دے کمیټئ ته د تګ ضرورت شته دے۔ که تاسو رولز اوګورئ نو په رولز کښ کمیټئ ته د دے هډو حاجت نشته دے۔

جناب شاه حسین خان: بیا د کمیټئ جوړولو څه فائده ده چه کمیټئ ته دا تلے نه شی؟

جناب خوشدل خان ایډووکیټ (ډپټی سپیکر): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: د رول 52 لاندے کال اټینشن کمیټو ته نه شی تلے خو دا تاسو به د دے Perusal کوئ چه دا کوم کال اټینشن تاسو ته راغلے دے، د معزز ممبر صاحب پوره تسلی به کوئ۔ مهربانی جی۔ خوشدل خان صاحب، تاسو په دے څه وئیل؟ هم دا دے که بل څه شے دے؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ما یوه خبره کوله۔

جناب سپیکر: جی بنه اود ریږه، روستو به او کړے جی۔ جی خوشدل خان۔

کنٹریکٹ لیکچررز کی مستقلی

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے چند لمحے دے دیئے۔ ابھی کنٹریکٹ لیکچررز کی ایک Delegation کی ہمارے ساتھ ملاقات ہوئی میٹنگ روم میں، میرے ساتھ نگہت اورکزئی صاحبہ بھی تھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه خو وائی چه ذمه واری مے ورته ورکړله، هغوی به ستاسو تسلی کوی۔ هغوی به ستاسو تسلی کوی، پوره مکمل زمه واری ده په دے باندے Preceding که نه وی شوے جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب، ابھی ہمارے ساتھ ایک وفد کی ملاقات ہوگئی ہے کنٹریکٹ لیکچررز کے، میں بھی تھا اور ہماری آنریبل ایم پی اے، نگہت اورکزئی صاحبہ بھی تھیں۔ یہ ہمارے جو کنٹریکٹ لیکچررز ہیں، یہ تین سال سے مسلسل اپنی جاب پر کام کرتے ہیں، They have acquired qualification and they are eligible for the job. اب حکومت میرے خیال میں ان کو Replace کرتی ہے اور کوئی پبلک سروس کمیشن کو انہوں نے انٹرویو کیلئے کہا ہے۔ ان کا مطالبہ یہ ہے کہ اب ہم Over age بھی ہو گئے ہیں، ہماری کوالیفکیشن بھی یہی ہے، ہمارے بچے، مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیں بے روزگار کر رہے ہیں تو میں اس معزز ہاؤس کے توسط سے آپ سے گزارش کرونگا کہ ان کیلئے کوئی کمیٹی آپ بنادیں تاکہ ہم ان کے کیسز کو دیکھ لیں، ممبران صاحبان، اور کوئی اچھی سی پالیسی بنالیں تاکہ ان لوگوں کو، کیونکہ ویسے بھی ہم حالت جنگ میں ہیں اور اگر اس طرح بے روزگاری، مطلب ہے ان کو بھی ہم بے روزگار کردیں تو یہ لوگ کہاں جائیں گے؟ اب یہ Over age بھی ہو چکے ہیں، ان کی کوالیفیکیشن ہے، Eligible ہیں، Experienced ہیں، سب کچھ ان کے پاس ہے تو ایسے حالات میں ان کو بے روزگار کرنا میرا خیال ہے کہ نامناسب ہے۔ اس کیلئے مطلب ہے کہ اگر وہ یہ کردیں تو یہ میری گزارش ہے۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، آپ کا بھی یہی ہے، آپ کا بھی یہی ہے؟ سب یہی ہے؟ ٹھیک ہے۔ بی بی کو پہلے موقع دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب، وہ چلے گئے ہیں۔

Mr. Speaker: Nighat Bibi, Nighat Bibi, carry on.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، ابھی جو ہماری ملاقات ہوئی ہے، ان بیچاروں نے کافی بھوک ہڑتال کے کیمپیں لگائے ہیں اور یہاں کے ہر ایم پی اے نے، آنریبل منسٹر نے ان کو Visit بھی کیا ہے اور سارا ہاؤس ان کے دکھ درد سے واقف ہے کیونکہ ایک ہزار جو گھرانے ہیں، ان کے چولہے ٹھنڈے ہو جائیں گے اور ان کے بچے جو ہیں، وہ تعلیمی سہولتوں سے محروم ہو جائیں گے اور جناب سپیکر، اس میں جو Important بات ہے، وہ یہ ہے کہ اسی طرح کے کنٹریکٹ لیکچررز، جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں آپ کی توجہ چاہتی ہوں کہ تمام تین صوبوں میں جو کنٹریکٹ لیکچررز ہیں یا کنٹریکٹ ملازمین ہیں Five thousand، انہوں نے ان کو Permanent کر دیا ہے تو اس صوبے میں کیوں نہیں ہو سکتا جبکہ ہمارے صوبے میں سب سے زیادہ غربت ہے؟ اور یہاں کے لوگ اگر بے روزگار ہو جائیں تو پھر وہی تمام چیزیں یعنی بے روزگاری کے ہاتھوں وہ ایسے حالات میں چلے جائیں گے جو ہمیں Suit نہیں کریں گے۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جی عنایت اللہ جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اس میں تھوڑا سا، جو بات آنریبل نگہت اورکزئی صاحبہ نے کہی، میں اس میں تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کنٹریکٹ ملازمین ہیں، یہ Already کام کرتے کرتے بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے، ان کو بھی نوٹسز جاری کر دیئے گئے ہیں اور یہ آج سے پچھلا جو ہمارا سیشن تھا، اس وقت بھی یہ بے چارے اسی طرح یہاں دروازے پر بیٹھے تھے اور اپنی آواز ہم تک پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ جناب سپیکر! یہاں پر میں یہ بھی Add کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی وفاقی حکومت کی

طرف سے پیپلز پارٹی کے دور میں جو لوگ پہلے یہاں پر کام کرتے رہے اور پھر وہ چھوڑ کر چلے گئے، ان کو پانچ پانچ، چھ چھ، سات سات، آٹھ آٹھ سال بعد دوبارہ آپ لوگ Employ کر رہے ہیں، یہ گورنمنٹ Employ کر رہی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ یہ لوگ جو Already qualified ہیں اور اس کی مثال پہلی بھی ہے کہ 1974 میں کنٹریکٹ والوں کو بحال کیا گیا، 1978 میں کیا گیا، 1984 میں، 1988 میں، 1990 میں کیا گیا، تو ابھی 2008 میں بھی جو لوگ، ذریعہ معاش ان کا اور کوئی بھی نہیں ہے اور پڑھے لکھے لوگ ہیں اس سوسائٹی میں، اس کمیونٹی میں Positive ان کو ٹائم دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، جی، منور خان۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: شکریہ، سپیکر صاحب۔ بس جی یہی مسئلہ ہے کافی عرصے سے، یہ بیچارے گیٹ پر کھڑے ہوتے ہیں اور یہ پمفلٹ تقسیم کرتے ہیں لیکن جیسے جدون صاحب نے کہا کہ 1974 سے لیکر 1990 تک یہ سارے پہلے کنفرم ہو چکے ہیں اور سر، اسی اسمبلی سے بھی یہی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ کم از کم ہماری حالت پر بھی رحم فرمائی جائے اور ان کو کنفرم کیا جائے بلکہ یہ کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ اس سلسلے میں اس کا کام ہو جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Akram Khan Durrani Sahib.

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر صاحب، جو مسئلہ یہاں پر پیش کیا گیا کنٹریکٹ لکچررز کا، ایک تو Already ہمارے کالجوں اور سکولوں میں تعداد کی بہت کمی ہے اور کافی سکولز اور کالجز اس وجہ سے بند ہیں، ابھی چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک بات کی گئی، خوشدل خان کی طرف سے، تو اس کو ہم کیوں لمبا کرتے ہیں؟ ایک قرارداد یہاں پر ابھی لکھتے ہیں پورے ہاؤس کی طرف سے، چونکہ گورنمنٹ بھی اس کے ساتھ اتفاق رکھتی ہے اور اپوزیشن بھی (تالیاں) تو آپ اجازت دے دیں کہ ہم ایک قرارداد لکھ دیں کنٹریکٹ لیکچررز کے حق میں کہ اس کو یہ ہاؤس Approve کرے اور ہم اس کا Permanent یہاں پر نوٹیفیکیشن بھی کروادیں۔ جو چیز کمیٹی میں جاتی ہے، پھر بیچارے یہ دوبارہ گیٹ پر آئیں گے تو میری آپ کی چیئر سے یہ التجا ہے کہ اگر گورنمنٹ کے کسی ممبر کو، منسٹر کو اس پر اعتراض ہے تو اس پر بولیں اور اگر گورنمنٹ کا آدمی یہاں پر ایک تجویز پیش کر رہا ہے تو ہم اس کی حمایت میں یہاں اس کا ساتھ دے رہے ہیں اور مکمل طور پر ہم یہاں پر ایک قرارداد لکھیں گے اور ہم تو انشاء اللہ جمع بھی کرائیں

گے۔ اگر گورنمنٹ نے اپوز کیا تو اس کی اپنی مرضی لیکن آج ایک اچھا موقع ہے کہ خوشدل خان نے گورنمنٹ کی طرف سے بات کی اور ہم انشاءاللہ متفقہ طور پر اس قرارداد کو پاس کر کے ان بیچاروں کو مستقل کر لیں گے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. Minister for Law, please.
Mr. Gulistan Khan: Point of order, Sir.

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب گلستان خان: میں نے پہلے پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے۔

جناب سپیکر: پہلے تو پوائنٹ آف آرڈر اس پر بنتا نہیں، قاسم خان کو ذرا موقع دیں، پھر آپ اس کے بعد۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا! یہ ایک اہم مسئلہ ہے، پورے صوبے کا مسئلہ ہے۔ اس میں صرف کنٹریکٹ لیکچررز نہیں ہیں، اس قسم کے ایس ای ٹیز جتنے بھی ایڈہاک ملازمین ہیں، کنٹریکٹ ملازمین ہیں، جس محکمے میں بھی ہیں، درانی صاحب نے بڑی اچھی تجویز دی ہے، خوشدل خان نے بڑی اچھی تجویز دی ہے، تو آج یہ موقع ہے کہ ہم اس کے بارے میں فوراً ریزولیوشن موو کریں اور انشاءاللہ منظور کریں گے متفقہ طور پر، یہ سب کا مسئلہ ہے جی۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔ گلستان خان۔

جناب گلستان خان: جناب سپیکر، میں اس میں تھوڑا ایڈیشن چاہتا ہوں۔ صرف کنٹریکٹ لیکچررز نہیں ہونے چاہئیں، سب ہونے چاہئیں۔ سبجیکٹ سپشلسٹس بھی ہونے چاہئیں، سبجیکٹ سپشلسٹس کی وجہ سے ہمارے سارے سکولز بند ہیں۔ سکولوں میں کمی ہے، ٹیچرز نہیں ہیں تو میری طرف سے یہ تجویز ہے کہ سبجیکٹ سپشلسٹس بھی اسی میں شامل کئے جائیں یا جتنے بھی کنٹریکٹ ملازمین ہیں، وہ سب کا کیس اکٹھا ایک ہی قرارداد کے ذریعے آجائے تاکہ ان سب کو فائدہ ہو۔

Mr. Speaker: Thank you. Noor Sahar Bibi.

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب، میں اس بات کی تو مخالفت نہیں کر سکتی لیکن میں اس کی ذرا Clarification کرنا چاہتی ہوں۔ میں اسٹیبلشمنٹ کمیٹی کی چیئرپرسن کے حوالے سے بات کروں گی کہ

پچھلے دنوں میں نے پبلک سروس کمیشن کا وزٹ کیا تھا اور ادھر میں نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اس طرح کنٹریکٹ والوں کو بحال کرکے زیادتی ہوگی۔ آپ ان کو پبلک سروس کمیشن کے تھرو یوں کیوں نہیں لے آتے ہیں؟ ان کیلئے باقاعدہ Exam arrange کیا جائے، ان کیلئے باقاعدہ جو ہمارے اور Candidates ہیں، وہ بھی شامل ہوں گے۔ اگر Purely merit پر یہ آجائیں تو یہ صحیح بات ہوگی۔ اگر اس طرح ان کو بحال کیا جائے تو سب اس طرح آجائیں گے، یہ تو غلط طریقہ ہے کہ اس طرح ڈائریکٹ آجائے۔

Mr. Speaker: Thank you, Noor Sahar Bibi. Zahir Shah Khan Sahib.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ښنګه چه ډپټی سپیکر صاحب خبره اوکړله، د دے لکچررانو دا مسئله ډیرو میاشتو نه راروانه ده او دا Experienced خلق دی، تجربه کار خلق دی نو ولے حکومت خامخا دا مسئلے جوړوی؟ نو پکار دی چه فوری طور باندے دا مستقل کړی او د درانی صاحب دے خبرے سره زما اتفاق دے، یو قرارداد د پیش شی او مونږ متفقه طور باندے دا پاس کړو او زمونږ وزیران صاحبان د دے مخالفت د نه کوی او مونږ د ډپټی سپیکر صاحب د دے خبرے پرزور حمایت کوؤ۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! آپ ان کا وہ کرلیں لیکن لاء منسٹر صاحب، آپ بھی ذرا تیار رہیں۔ جی، بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینئیر وزیر): جناب سپیکر، میں مشکور ہوں ہاؤس کا کہ انہوں نے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلوائی ہے۔ سپیکر صاحب، بڑی بات یہ ہے کہ جو لوگ کنٹریکٹ پر بھرتی کئے جاتے ہیں، ان کو بھی اجازت ہوتی ہے کہ وہ جا کر پبلک سروس کمیشن میں پیش ہوں۔ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ ان کو دو سال یا تین سال ہوجاتے ہیں، یہ یہاں پر سروس کرتے ہیں تو یہ Over age اسلئے نہیں ہوسکتے، یہ جائیں، وہاں پبلک سروس کمیشن کے سامنے پیش ہوں۔ اگر وہاں پاس ہوجائیں تو وہاں پر ان کو مل سکتی ہے نوکری۔ اس میں یہ بات اسلئے ایسی نہیں ہے کہ میں اگر پبلک سروس کمیشن پاس کرکے آتا ہوں اور دوسرا بھائی جو ہے، وہ بغیر پبلک سروس کمیشن کنٹریکٹ پر آیا ہوا ہے اور مجھے نوکری نہ ملے اور اس کی نوکری Permanent ہوجائے تو میرا خیال یہ ہے کہ اگر ہاؤس اس پر اتفاق کرتا ہے تو اس کیلئے کمیٹی بنادیتے ہیں،

اس میں بیٹھ کر دیکھ لیں گے اگر وہ ہو سکا تو انشاء اللہ سر آنکھوں پر ہمارے بھائی ہیں، یہ ان پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے اور جہاں تک ریزولیوشن کی بات ہے تو اس میں Financial implications ہیں۔ ریزولیوشن کیسے ہو سکتی ہے؟ کمیٹی اس پر بیٹھ کر فیصلہ کرے گی اور اگر کمیٹی نے ان کے حق میں فیصلہ کیا تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اگر آپ نے اس کیلئے کمیٹی بنائی تو ہمیں معلوم ہے کہ کمیٹی میں جو چیز بھی چلی جاتی ہے تو اس پر وقت لگتا ہے اور یہ بے چارے لوگ یہاں پر آکر گیٹ پر کھڑے ہیں اور اپنا مطالبہ پیش کر رہے ہیں تو اگر آپ اس کو نہیں کرتے ہیں تو جناب سپیکر صاحب، پھر آپ ان لوگوں پر ایسا ظلم کیوں کر رہے ہیں؟ ایک ہزار چولہے آپ لوگ ٹھنڈے کر رہے ہیں، کیوں؟ جناب بشیر بلور صاحب، مجھے آپ اس کا جواب دیں کہ آپ کیوں نہیں کرنا چاہتے ہیں؟

سینئیر وزیر (بلدیات): میں تو یہی کہہ رہا ہوں کہ اس کیلئے کمیٹی بنائی جائے اور اس نے میرے ساتھ Agree کیا ہے کہ ہاں کمیٹی بناتے ہیں تو کمیٹی بنا لیتے ہیں اور اس میں بعد میں فیصلہ کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ-----

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پبلک سروس کمیشن کی بات جو لوگ کرتے ہیں، تو کیا وہ ان لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں، وہ سب سے بالا تر ادارہ ہے۔ لوگوں سے زیادہ جو ہے، وہ-----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، یہ مسئلہ سنجیدہ ہے-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اسے لڑائی جھگڑوں کی نذر نہ کریں آپ۔

مفتی کفایت اللہ: میں چیئر کی توجہ چاہتا ہوں۔ یہ مسئلہ بہت سنجیدہ مسئلہ ہے، لڑائی جھگڑے میں اس مسئلے کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے اور اس وجہ سے بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے کہ آواز اٹھانے والا ایک ایم پی اے چونکہ اپوزیشن سے تعلق رکھتا ہے۔ میں تو آنریبل حکومت کی بنچوں سے گزارش کروں گا کہ آپ ماشاء اللہ بہت

سنجیدہ اور فہمیدہ حضرات ہیں اور اتفاق سے وزیر اعلیٰ صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں، یہ کنٹریکٹ کا مسئلہ تو ہمارے لئے درد سر بنا ہوا ہے۔ آپ بھی چاہتے ہیں کہ ان لوگوں کے چولہے ٹھنڈے نہ ہوں اور ہم بھی چاہتے ہیں تو پھر ایک مشترکہ قرارداد لانے پر کیا تکلیف ہے؟ (تالیاں) ایک بات اور، دوسری بات، ایک منٹ صبر تو کریں، میں بشیر خان سے گزارش کرتا ہوں، صبر کریں۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: بشیر خان، بشیر خان، میں چیئر کو مخاطب کرتا ہوں۔ ایک آدمی نے دوسرے سے پوچھا تھا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ تو اس نے کہا میرا نام 'خدا'، تو اس آدمی نے اس کو پکڑ لیا جی اور نیچے دبوچ لیا اور دبوچنے کے بعد اس کی آنکھیں نکل آئیں، وہ پریشان ہو گیا بہت زیادہ، (تالیاں) جب تھوڑا سا اس نے سانس لیا تو اوپر چڑھے ہوئے شخص نے کہا کہ اچھا تم 'خدا' بنتے ہو؟ اس نے کہا، یار میرا نام 'خدا' نہیں ہے، میرا نام 'خدابخش' ہے، تم نے 'بخش' کا موقع نہیں دیا کہنے کا۔ (قہقہے) قابل احترام! آپ کو سننا پڑے گا۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ایک سنجیدہ امر ہے، اس کی طرف آپ توجہ کریں گے۔ جی ہاں، آپ یہ بھی مانتے ہیں، ہماری حکومت، پیاری حکومت یہ مانتی ہے کہ ہمارے پاس اساتذہ کم ہیں، ایس ای ٹی میں بھی کم ہیں، سبجیکٹ سپیشلسٹ میں بھی کم ہیں، لیکچررز میں بھی کم ہیں، یہ آپ مانتے ہیں اور آپ ایک بل بھی لانا چاہتے ہیں کہ اس میں جو ہم Temporary لوگ رکھنا چاہتے ہیں، وہ چھ مہینوں کیلئے نہ ہو بلکہ ایک سال کیلئے ہو۔ گویا آپ Agree کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس کمی ہے، بچے Suffer ہو رہے ہیں، پوسٹیں Vacant ہیں، تعلیم خراب ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر، جب یہ مان رہے ہیں تو اگر ہمارے پاس ایک چیز موجود ہے اور ہم اگر متفقہ قرارداد لے آئیں تو اس میں کیا مذائقہ، قباحت ہے؟ اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جو بل آپ لانا چاہتے ہیں، اس میں چھ مہینے کا بھی ذکر نہ کریں، اس میں آپ ایک سال کا بھی ذکر نہ کریں، اس میں آپ حسب ضرورت کہہ دیں، کبھی کبھی ڈیڑھ سال ہو جاتا ہے تو ایک سال کے بعد پھر کیا کیا جائے گا؟ کنٹریکٹ ملازمین آج کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ Over age بھی ہو رہے ہیں اور ہم اپنی پالیسی میں ان کو Over age ہونے کا فائدہ نہیں دیتے۔ جتنا انہوں نے کنٹریکٹ میں بھی ٹائم دیا ہے، گویا ہم نے ٹشو پیپر کی طرح ان کو استعمال کیا اور استعمال کرنے کے بعد پھینک دیتے ہیں۔ خدارا یہ کیا

ہو رہا ہے؟اتنا ظلم تو نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارے پاس Sister governments ہیں، پنجاب کی گورنمنٹ ہے، سندھ کی گورنمنٹ ہے، بلوچستان کی گورنمنٹ ہے، جناب سپیکر، بلوچستان والوں کو ترس آگیا ہے اور سندھ والوں کو ترس آگیا ہے ان پر، ان غریبوں پر پنجاب والوں کو ترس آگیا ہے، فیڈرل والوں کو زیادہ ترس آگیا ہے، میں محترم وزیر اعلیٰ صاحب کو متوجہ کرتا ہوں کہ برائے مہربانی آپ بھی ترس کریں، یہ کوئی نمبر سکور کرنے کی بات نہیں ہے کہ ہمارے ممبر پڑھ کر آپ کے نمبر کم ہوگئے ہیں۔ایک متفقہ قرارداد لائی جائے، یہ ہاؤس اس کو پاس کردے اور ان بیچاروں کا مسئلہ حل ہو جائے۔ میرے خیال میں آج اس کا یہی حل ہے اور مجھے امید ہے کہ میری جو حکومتی بنچز ہیں، وہ اس کو توجہ بھی دیں گی اور سنجیدگی سے ہماری درخواست قبول کریں گی۔

جناب سپیکر: تاشکریہ، مفتی صاحب۔ آپ بیٹھیں جی، آپ بیٹھیں۔ یہ جو NWFP Civil Servants (Amendment) Bill, 2008 ہے، یہ عبدالاکبر خان نے پیش کیا تھا اور یہ Regularization of services پہ Already ایک سلیکٹ کمیٹی قائم ہوگئی ہے، اس کمیٹی سے میں کہوں گا کہ اس کو جلدی جلدی نمٹادے اور لیڈر آف دی ہاؤس بھی بیٹھے ہیں، تاکہ اس پر جلدی عملدرآمد کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر، دا خو دا تھول لیکچررز دی او دا تھول پہ Contract Basis باندے بھرتی دی۔ (شور)

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا! اس میں ایسے تمام کنٹریکٹ ملازمین کو شامل کیا جائے کہ جو ابھی متاثر ہو رہے ہیں، وہ سارے ملازمین ہیں۔

مسودہ قانون

جناب سپیکر: وہ سارے اس میں آجائیں گے۔ Thank you, Thank you very much.

Next, item No. 10, Honourable Minister for Law to please introduce, on behalf of Chief Minister NWFP, the North-West Frontier Province Public Service Commission (Amendment) Bill, 2008. Law Minister, please

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law) I beg to introduce the North-West Frontier Province, Public Service commission (Amendment) Bill, 2008 for its consideration. Thank you.

Mr Speaker: The Bill stand introduced.

Now ایک Open offer ہے، جو کوئی کچھ بولنا چاہتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ایک اہم مسئلہ ہے اور میں اس پر بولنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: بی بی! آپ تو ہر چیز پر بولی ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، یہ خواتین کا مسئلہ ہے اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کونسی چیز رہتی ہے جس پر آپ نے۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ خواتین کا مسئلہ ہے اور یہ بہت ہی اہم بات ہے تو میں یہ بات اسلئے کرنا چاہتی ہوں کہ کسی نے ٹیلیفون پر بات کر کے خواتین کو ہراساں کرنے کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکرم خان صاحب، چلیں پہلے ان کو موقع دیتے ہیں، 'Lady first' والے اصول پر چلتے ہیں۔ جی، بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اور سی۔ایم صاحب کو بھی اس مسئلے کے بارے میں پتہ ہے کہ ہمارے ایجوکیشن میں کچھ مرد حضرات، لیڈی ٹیچرز کو ہراساں کر رہے ہیں اور ان کی بات نہ ماننے کی صورت میں ان کو دور دراز علاقوں میں ٹرانسفر کرنے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں، ان کے گھروں پر کالز کی جاتی ہیں اور یہ پورے صوبے میں بلکہ پشاور میں بہت زیادہ ہے اور اس پر ڈاکٹر ظہور اعوان صاحب نے ایک کالم لکھا تھا اور انہوں نے مجھے پھر یہ بتایا ہے۔ یہ میرے پاس Proofs موجود ہیں، میں آپ کو آپ کے چیمبر میں دے دوں گی جو لیڈیز نے لیٹر لکھے ہوئے ہیں بلکہ سی ایم صاحب کو بھی ان کی کاپی دیدوں گی۔ سر، ان کو بہت ہی زیادہ، مطلب Harassment میں، میں اب الفاظ نہیں بیان کر سکتی جو کہ ان لیٹرز میں لکھے ہوئے ہیں لیکن یہاں کے جو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں، ان کو ہراساں کر رہے ہیں اور ان کو بار بار دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اگر آپ نے ہماری بات نہ مانی تو ہم آپ کو دور دراز علاقوں میں ٹرانسفر کر دیں گے۔ سی ایم صاحب کی نالج میں یہ بھی بات ہے، میں آپ کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانا چاہتی ہوں۔ تو یا تو اس کو کمیٹی کے حوالے کریں اور ایک انکوائری کمیٹی اس پر قائم کریں جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سی ایم صاحب کو بھی In writing دے دیں اور مجھے بھی آپ لے آئیں۔
Mst: Nighat Yasmin Orakzai: Okay, okay.
Mr. Speaker: Thank you very much. Akram Khan Durrani Sahib
قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب، شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، آج کے اخبارات میں آپ نے خود بھی دیکھا ہوگا کہ بنوں کے ڈی ڈی اے ایجوکیشن اور ڈپٹی ڈائریکٹر ورکس کو کل کیبنٹ میٹنگ میں Suspend کیا گیا ہے، میں تھوڑا سا وہ وجوہات اس ہاؤس کے سامنے رکھوں گا آپ کی وساطت سے اور میں نہیں چاہوں گا کہ کوئی اور جنگ شروع ہو جائے کیونکہ ہم ایک مسئلے سے نکلتے ہیں اور دوسرے میں پھر وہاں پر پھنس جاتے ہیں۔ پھر دوسرے سے نکلتے ہیں اور تیسرے میں پھر پھنس جاتے ہیں۔ یہ جی چونکہ آپ کو معلوم ہے کہ بنوں میں اور پورے صوبے میں ابھی اشتہارات میں اے ٹی، ٹی ٹی اور پی ٹی سی اور سی ٹی کے انٹرویوز ہو رہے ہیں اور ہر ایک ضلع کے وہاں پر جتنے بھی کوالیفائڈ امیدوار ہیں، انہوں نے وہاں انٹرویو میں بھی حصہ لیا ہے، اخبارات میں بھی بات آئی ہے اور پھر ایجوکیشن منسٹر چونکہ آج یہاں پر نہیں ہیں، بنوں کے ای ڈی او ایجوکیشن کو یہاں پر بلا کر اور اس کو یہ بات کہہ کر کہ فلاں آدمی ہمارا وہاں پر ضلع بنوں میں ہے، اس سے آپ لسٹ لیں گے اور ساری تقرریاں اس لسٹ کی بنیاد پر کریں اور اگر تقرریاں آپ اس غیر منتخب شخص کی ایماء پر نہیں کریں گے تو ہم یہاں پر آپ کو نہیں چھوڑ سکتے، آپ اپنے لئے جگہ کا انتظام کر لیں اور پھر ایک لسٹ میرے پاس بھی ہے جو ایجوکیشن منسٹر اور گورنمنٹ کی طرف سے By name، امیدواروں کے نام دیئے گئے ہیں کہ یہ آپ نے تقرریاں کرنی ہیں اے ٹی میں، ٹی ٹی میں، پی ٹی سی میں، سی ٹی میں، ڈی ایم میں اور جب وہ انکار کرتا ہے تو ابھی انٹرویوز ہو رہے ہیں اور اس کو ایک ایسے طریقے سے ٹرانسفر کیا جاتا ہے کہ اس صوبے میں میں نے نہیں دیکھا کہ 19 گریڈ آفیسر کا چیف منسٹر کو سمری گئے بغیر ٹرانسفر کیا گیا ہو، اس گورنمنٹ میں عجیب سی روایات سامنے نظر آ رہی ہیں کہ سیکرٹری ایجوکیشن خود اپنے دستخط سے چیف منسٹر کے اختیارات کو استعمال کر کے، ورنہ طریقہ کار یہ ہے کہ سمری موؤ ہو گی سیکرٹری کی طرف سے، وہ جائے گی چیف سیکرٹری کو اور پھر چیف سیکرٹری بھیجے گا چیف منسٹر کو اور پھر چیف منسٹر کی 'اپرووول' سے وہاں پر ٹرانسفر ہوں گے، یہ عجیب سے احکامات ہیں اور جب یہ بیچارہ اپنے تحفظ کیلئے ہائیکورٹ بھی گیا اور وہاں پر وہ لسٹ بھی پیش کی کہ یہ لسٹ مجھے گورنمنٹ کی طرف سے دی گئی ہے کہ فلاں آدمی کے

ایما پر آپ وہاں پر ان لوگوں کی تقرری کریں گے تو عدلیہ نے جو ایک اچھا فیصلہ کیا، اس ای ڈی او کو Stay order دیا چار دن پہلے اور جب گورنمنٹ کو یہ معلوم ہوا کہ وہاں پر عدالت عالیہ نے اس کو Stay order دیا ہے اور وہ ای ڈی او وہاں پر بیٹھا ہے تو کل افسوس کی بات ہے، مجھے کیبنٹ کا لحاظ ہے، میں چیف منسٹر صاحب کے اختیارات کو جانتا ہوں، میں منسٹر کے اختیارات کو جانتا ہوں اور اس کیبنٹ کے وقار کو بھی جانتا ہوں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج مختلف محاذوں پر ہم لڑ رہے ہیں، اسلئے میں یہاں پر اس ہاؤس میں یہ بات کروا رہا ہوں کہ کل ہائیکورٹ سے اس گورنمنٹ کی لڑائی ہو گی کیونکہ وہ آدمی دوبارہ وہاں پر ہائیکورٹ میں ضرور جائے گا اپنی حفاظت کیلئے اور اپنی اس پوسٹ کیلئے جو انہوں نے اس کو Stay order دیا ہے۔ تو بڑے ادب کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر جو حالات بنائے گئے ہیں اور جس طریقے سے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں سیاسی بنیادوں پر لوگوں سے انتقام لیا جا رہا ہے، میرے خیال میں تاریخ میں پہلی بار اس صوبے کے ان اساتذہ کے ساتھ، ان لوگوں کے ساتھ اور آج یہاں پر ہماری کل اپوزیشن کی میٹنگ ہوئی، سکندر شیر پاؤ صاحب بھی بیٹھے ہیں، نگہت اورکزئی صاحبہ بھی بیٹھی ہیں، اورنگزیب صاحب تھوڑے سے لیٹ تھے، وہ نہیں پہنچے تھے، یہاں پر سیاسی ورکروں کو اس گورنمنٹ میں اور سیاسی رہنماوں کو جو کہ میری پارٹی کے بڑے اہم لوگ ہیں اور چونکہ ہم اس پر خوش ہیں کہ کمشنر کے اختیارات بحال ہوئے ہیں لیکن آج کمشنر کو مجبور کیا جا رہا ہے صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے کہ آپ فلاں آدمی پر ایف آئی آر کٹوا دیں۔ میرے ضلع میں میرے پاس ثبوت ہیں کہ ایک ایسے آدمی کے خلاف، جو میرا ہے، اس کے خلاف ایف آئی آر کاٹی گئی جس نے تین بار ایم پی اے کا الیکشن لڑا ہے اور آج بھی اس کا بیٹا ٹاؤن ٹو کا ناظم ہے، ملک عبدالرحیم خان اس کا نام ہے۔ ایک دفعہ اس کے خلاف سیاسی بنیادوں پر ایف آئی آر کاٹی گئی اور پھر جب ایف آئی آر کے بعد ادھر سے احکامات چلے گئے، کمشنر نے وہاں پر ڈی سی او کو لکھ کر بھیجا کہ اس آدمی کو اور فلاں دوسرے ملک کو آپ تین ایم پی او کے تحت گرفتار کر کے ہری پور بھیجیں۔ ڈی سی او نے اسے کہا کہ ایک ایسا آدمی جو کہ پورے علاقے کا معزز ہے، کس طریقے سے اس کو تین ایم پی او میں گرفتار کر کے ہری پور بھیجوں اور جب ڈی سی او نے کمشنر کو انکار کیا تو کمشنر بنوں نے چیف سیکرٹری کو لکھا کہ اس ڈی سی او کے خلاف آپ ایکشن لے لیں کیونکہ وہ معززین کے خلاف گرفتاری کا عمل نہیں کروا سکتا۔ اگر ان حالات میں جو یہاں پر ہم

پھنسے ہوئے ہیں، ابھی بھی اللہ تعالیٰ نے اسمبلی کو بچایا، میرے خیال میں سیکرٹریٹ میں گولہ گرااور وہاں سول کوارٹر میں گرااور ان حالات میں ایک دوسرے کی عزتوں کو ہم اچھالیں؟ ہم سیاسی بنیادوں پر آج بھی تقاضا تو یہ کرتے ہیں کہ ہم یہاں پر اپوزیشن کو ملا کر گورنمنٹ چلائیں گے اور میرے خیال میں پانچ سال کی گورنمنٹ میں ہم نے کسی عزت دار آدمی کے خلاف تین ایم پی او کے تحت کاروائی کیلئے نہیں کہا۔ ہم نے سیاسی لیڈر شپ کی یہاں پر اس صوبے میں احترام کیا لیکن آج افسوس کی بات ہے کہ وہ لوگ جو جمہوریت کا دعویٰ کرتے ہیں، وہ لوگ جو جوڑنے کی باتیں کرتے ہیں، ان کی طرف سے، اس صوبے کی طرف سے کمشنر پر پریشر ہے ورنہ وہ کمشنر سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ میرے بندوں کو تین ایم پی او میں گرفتار کرے، وہ کمشنر سوچ نہیں سکتا کہ وہ میرے بندوں کے خلاف ایف آئی آر کٹوادیں کیونکہ وہ کمشنر کل میرے پاؤں میں بیٹھا تھااور اس نے ناجائز کام کیا تھااور مجھے ریکویسٹ کی تھی کہ مجھے بچالیں۔ یہ وقت جو ہے، یہ تو گزرتا رہتا ہے۔ کل آپ ادھر بیٹھے تھے، آج آپ ادھر ہیں۔ جو آنے والا وقت ہے، کسی کو معلوم نہیں لیکن ایک بات ہے کہ ظلم اور جبر کی حکومت زیادہ دیر نہیں چل سکتی اور جو باتیں میں نے کیں، وہ ریکارڈ پر ہیں، بنوں کے ڈی سی او سے پوچھ سکتے ہیں کہ جو آدمی انہوں نے تین ایم پی او، دو بندے ہیں اور دونوں خان ہیں وہاں کے اور معزز لوگ ہیں، ان کے خلاف تین ایم پی او کے تحت، ابھی ابھی ڈی سی او بنوں کے پاس ہے اور کمشنر بنوں کہہ رہا ہے کہ میں مجبور ہوں کہ اگر میں ایسا نہ کروں تو میں یہاں پر کیا کروں گا؟ تو بڑے ادب کے ساتھ گورنمنٹ سے میری یہی درخواست ہے کہ وہ سیاسی بنیادوں پر کسی بھی پارٹی کے ورکروں کو تنگ نہ کرے اور اس سے ہم نہیں ڈرتے، تین ایم پی او کیا ہے؟ جب میں خود یہاں پر آرہا تھا، میرے خلاف بہت زیادہ اس طرح کی چیزیں اس وقت تھیں لیکن یہ وقت جو ہے، یہ کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ میں نے آپ کے نوٹس میں یہ بات لائی، یہ پنجاب کا صوبہ نہیں ہے، یہاں پر ہمارا اپنا کلچر ہے، ہماری روایات ہیں اور ان روایات کو ہم زندہ رکھنا چاہتے ہیں (تالیاں) آج میرے آدمیوں کے پیچھے تین ایم پی او ہے، آج میرے آدمیوں کے خلاف تین ایف آئی آرز ہیں لیکن کل ہوگا کہ یہاں پر اور بھی سیاسی لوگ ہیں اور میرے خیال میں شبقدر میں کل سکندر شیر پاؤ صاحب نے کہا کہ میرے لوگوں کے خلاف بھی اس طرح ہو رہا ہے۔ پھر کل مسلم لیگ (ن) والوں کے خلاف ہوگا، پھر (ق) والوں کے خلاف ہوگا تو یہ بات میں نے آپ کی وساطت سے گورنمنٹ

کے نوٹس میں لائی کہ وہ ذرا یہ جواب دے دیں کہ ہم تین ایم پی او معززین کے خلاف کیوں کروا رہے ہیں، ہم ایف آئی آر کیوں کٹوا رہے ہیں؟ تو ہم اس صوبے کی روایات کو تباہی سے بچانے کیلئے ہیں ورنہ ہمارے آدمی جیل کے بھی عادی ہیں، وہ جیل جائے گا، وہ وہاں پر سب کچھ تکلیفیں سہہ لے گا۔ تو یہی کچھ باتیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھیں اور ہم تو اس ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں، ہم تو یہاں پر اس ہاؤس میں اس لحاظ سے آتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کا احترام کریں۔

جناب عدنان خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی عدنان وزیر صاحب، عدنان وزیر۔

جناب عدنان خان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ سپیکر صاحب۔ لکه څه رنګ درانی صاحب دا خبرے اوکړے اول د ایجوکیشن ای ډی او په باره کښې او ډپټی ډائریکټر ورکس په باره کښې-----

انجینیئر جاوید اقبال ترکئ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جاوید صاحب! تاسو کښینئی، تاسو ته نمبر درکوم۔ جی!

جناب عدنان خان: نو زۀ د دے ایوان په وساطت سره درانی صاحب نه دا تپوس کومه چه هغوی په څه وجه باندے Suspend شوی دی؟ دا د تقررئ او دا اوس د انټرویو ګانو مسئله نه ده، دا په 08-2007 اے ډی پی کښے څه سکولونه وو، هغه پاتے شوی وو نو په هغے کښے Clear cut instructions وو چه په دے باندے به تر هغے پورے کار نه شروع کوئ چه څو پورے د دے سکولونو فنډز ریلیز شوے نه وی۔ دا نوے حکومت چه راغے نو کیبنټ یو Decision اوکړو چه دا کوم نوی Elected ممبران راغلی دی او نوی منسټران راغلی دی نو دا سکولونه به د هغوی په وینا باندے، د هغوی په مرضئ باندے کیږی۔ هغوی دا سکولونه شفټ کړل خو هلته کښے چه کوم ایډمنسټریشن ناست وو، هغوی دا خبرے او نه منلے او ورک آرډر ئے ایشو کړو او هلته کښے ئے ټینډر اولګوؤ او د کیبنټ Decision او د چیف منسټر Decision حکم عدولی ئے اوکړه۔ ما او شیر اعظم وزیر صاحب دا خبره د چیف منسټر صاحب په نوټس کښے راوسته۔ هغه په دے باندے انکوائری Conduct کړله او په دیکښے بیا دا تیر شوے جمعرات نه بل

جمعرات باندے ما چیف منسٹر صاحب ته خواست اوکړو چه په دیکښے خو دوئ Payment ریلیز کړے دے حالانکه په هغے کښے Clear cut instructions شوی وو چه په دیکښے به تاسو ورک سټاپ کړئ نو جناب سپیکر صاحب، چیف منسٹر صاحب آرډر اوکړو چه Within 24 hours د دوئ Suspension order تاسو اوکړئ خو حالانکه هغه 24 hours کښے او نه شو او اوس اوشو نو زهٔ په دے باندے د چیف منسٹر شکریه ادا کومه چه هغوی داسے Strict orders واغستل چه بله ورځ بیا څوک داسے جرات نه کوی۔ (تالیاں) پاتے شوه د Arrest والا خبره چه تین ایم پی او ده او درانی صاحب پخپله وائی چه زما والا کسان گرفتار شوی دی نو درانی صاحب ته به زهٔ دا خبره په دے ځائے باندے اوکړمه چه نن نه دوه درے کاله مخکښے چه کله د ناظمئی الیکشن وو، په هغے کښے زما 'انکل' ولاړ وو نو د ټاؤن ټو ناظم چه اوس د هغه د پلار خلاف تین ایم پی او ده، په الیکشن کښے د کامیابئ د پاره دوئ حکومت استعمال کړو۔ راغلل زمونږ په کور باندے ئے چهاپه اولګوله، زما د 'انکل' خلاف، ایکس منسٹر ملک نقیب اللّٰه خان خلاف، ملک یوسف خان خلاف او د سات آٹھ تنان نورو خلاف ئے پرچے اوکړے او تر نن تاریخ پورے هغه کیس چلیږی نو دا زهٔ درانی صاحب ته وایمه چه لکه څنګه تاسو حکومت کښے وئ نو تاسو دا زیاتے کوؤ نو دا اوس زیاتے نه دے شوے ، دا هلته کښے یو مسئله ده، دا هغه سر ته یوه منډئ ده، د هغے یوه مسئله روانه ده چه پینځه کاله هغه هلته کښے کمیشنونه او ناظمئی او هر څه د گورنمنټ په وساطت باندے اوکړل او نن دوئ وائی چه یره دے حکومت داسے اوکړل۔ اول د خپل گریبان کښےاوګوری بیا د په بل چا باندے دے تهمت لګوی، والسلام۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جی جاوید ترکئ صاحب۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید ترکئ۔ یو منټ، یو منټ۔ جاوید ترکئ۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، دے سلسله کښے زهٔ یوه خبره کومه او دے متعلق چه کوم عدنان خبره اوکړه۔۔۔۔

جناب سپیکر: اود ریږئ، دوئ پسے اوکړئ جی۔ ښه جی، بس دوئ پسے جی۔

قائد حزب اختلاف: دا دوئ چه کومه خبره اوکړه نو دے سلسله کښے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوئ پسے جی۔ ښه جی۔ جاوید ترکئ۔ فلور اس کو دے چکا ہوں، اس کے بعد۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: سپیکر صاحب! بظاهره زهٔ یعنی Coalition partner یم In the government، ما سپیکر د پاره ووټ ورکړے وو، ډپټی سپیکر د پاره مے ووټ ورکړے وو، آنربیل چیف منسټر د پاره مے ووټ ورکړے دے او زهٔ په ټریژری بنچز باندے ناست یم خو زما .Condition is worst ما سره چه کوم، زما په حلقه کښے زما سپورټرز سره چه کوم حال کیږی، .It's unbearable دا ما سره ایف آئی آر دے، جعلی ایف آئی آر کټ شوے دے جی او چهولو والا غریب سړے، هغه پسے ایف آئی آر کټ شوے دے، هغه ئے په جیل کښے بند کړے دے جی۔ دا شان Another فوټوسټیټ والا څوک سړے وو زمونږ په شیوے اډه کښے په سنټر کښے، په هغه باندے جعلی ایف آئی آر کټ شوے دے۔ په صوابی کښے د ایجوکیشن سسټم خانه ئے تا خانه کړه، بالکل هر څه ئے تباه برباد کړی دی۔ دا زما د Constituency نه دا ما لسټ راوړے دے جی، Politically motivated transfers شوی دی جی، The Education Minister is playing god, like he is trying to be come a hero, these are the names, I am sending it to you. په دے طریقه باندے خو دا مطلب دے عجیبه سیاست دے او دا چه مونږ وایو جمهوریت، ?Is it دا جمهوریت دے؟ په دے طریقه باندے مطلب دا دے چه پریشر اچوی او په دے طریقه باندے مطلب دا دے چه زما خلق تنګوی۔ زهٔ دا ایډوائس کوم If you want to win this war, you need to win or you need to gain hearts and mind of people, not by pressurizing people, .I am really disappointed که دا اوشو مطلب دا دے که کیږی او که د دے نوټس وا نغستے شو I will go on a hunger strike, والله د دے اسمبلئ بهر به زهٔ Hunger strike شروع کومه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید صاحب! دا به ما ته راولیږئ۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: I will go for hunger strike or otherwise دا د فتافټ بند کړے شی۔ دا مائیکرو فون لږ بند کړئ جی۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: جناب سپیکر.....۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی۔ اس کو فلور میں دے چکا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! عدنان خان زمونږ برخوردار دے، دوئ چه کومه خبره اوکړه، زهٔ په دے خبره نه کومه۔ دلته زمونږ سره منتخب ممبر دے او هغه دوئ ته هم پته ده او مونږ ته هم پته ده چه څنګه دے؟ هغه خپلو کښے یو بل ته معلوم یو چه دا څنګه دغه دے او زما برخودار دے او زهٔ د هغه ډیر احترام کومه او په ما باندے ګران دے خو مقصد دا دے چه کومه خبره ما اوکړه جی، که چرته دا کمیټی، زهٔ په دے هاؤس کښے خبره کوم که په دے کارونو باندے 30% مخکښے کار نه وی شوے چه کوم دلته نه چیف منسټر صاحب خبره کړے وه او بیا په دے باندے رپورټ د بنوں نه نه وی راغلے چه دا هغه کارونه دی چه د اکرم خان درانی د حکومت په وخت کښے هلته شوی وو، هغه 30% په هغے باندے په هغه وخت کښے کار هم شوے دے او بل هم شوے دے نو هغوی دا ورته اووئیل چه یو ځائے مونږ 30% هغه فنډ خرچ کړے دے نو بیا په هغے باندے مونږ څنګه اوکړو چه چرته بلډنګ نیم جوړ شوے دے، نیم پاتے شوے دے؟ خو دا خو د آتو میاشتو نه دا خبره ګرځیده خو دا پرون چه کیبینټ میټنګ ته لاړه، د دے بنیاد دا وو چه دوئ، مونږ خو مخکښے نه داسے باچایان وو چه هغوی به په ځنو خبرو باندے ډیره غصه کوله نو اوس په دے خبره باندے صرف پرون ایکشن، سات مهینے مخکښے یو Correspondence دے او هغے کښے بنوں نه ای ډی او او ټول انتظامیه، ډی سی او ورته لیکی او د دے پی اینډ ډی کسان درومی، هلته کمیټئی والا رپورټ تیاروی او پی اینډ ډی والا دا Agree کوی چه دا 30% کار شوے دے او دا سائډ چه دے، اوس نه شی بدلیدلے۔ اول خو پکار نه وو چه دا سائډ بدل شوے وے خو هغوی ورته وئیل چه هغه سائډونه به بدل شی چه په کوم باندے کار شروع شوے نه وی او په دے باندے 30% کار چه دے، رپورټ دے د

دے کمیټئی، ما سره هم پروت دے او انشاء الله که د دے هاؤس بله کمیټی وی،
هغه ئے ګوری نو مونږ خو صرف یوه خبره اوکړله، په هغے باندے عمل کول او نه
کول، دا د ګورنمنټ کار دے که دوئ ئے تحقیقات کوی چه په دیکښے څومره،
ما غلط څه وئیلے دی، بل چا وئیلے دی دا خو د دوئ سره اختیار دے، دوئ د د
دے تحقیقات اوکړی او زهٔ به دا غواړمه چه د دے تحقیقات د پاره کمیټی وی چه
آیا واقعی په دے باندے کار شوے دے او که نه دے شوے؟ نو په دے بنیاد
باندے که په یو حلقه کښے یو ځائے کار شروع دے، هغه خو چرته د بدلولو، چه
یو بلډنګ نیم رسیدلے دے او هغه بلډنګ بل ځائے ته شفټ کوی نو ما لږ د
ریکارډ کلیئر کولو د پاره دا خبره اوکړله او په دے بنیاد باندے چه هغه څه خبره
ده، دا د هغه وخت په ریکارډ باندے ده او زهٔ به حلفاً خبره کوم چه هلته په دے
باندے، په دے پولنګ سټیشن باندے په پیسو باندے ووټونه اغستے شو او هغه
نیولے شوے وو او هغه صرف په دے بنیاد باندے ګورنمنټ ایکشن اغستے وو
چه په هغے کښے نور مسائل وو او د کوم سړی خبره چه دوئ کوی، هغه ملک
صاحب باندے خو یو ایف آئی آر نه دے، په هغه باندے خو دومره ایف آئی آرز
دی چه زما خیال دے د پاکستان چه چرته تهانړه ده، په هغه باندے د هغے ایف
آئی آر دے، که هغه د اسلام آباد ده او که هغه د لاهور ده او که هغه د پښور ده
او که هغه د کوم ځائے تهانړے دی۔ هغه خو په دے بنیاد باندے دی او ما
ګورنمنټ ته خپله خبره ورسوله۔ زما دلته خپل دوئ ته یو د اطلاع په بنیاد باندے
یوه خبره وه، باقی عمل کول نه کول، دا د دوئ کار دے۔

Mr. Speaker: Thank you, Akram Khan Sahib. Sikandar Khan Sherpao.

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ څه درانی صاحب هغے
طرف ته اشاره اوکړه جی خپل خبرو کښ، زهٔ د هغوی مشکور یمه۔ زمونږه په
شبقدر کښے د تیر یو څو ورځو راسے نه یو لسټ جوړ کړے شوے دے، یو فرضی
لسټ چه مختلف خلق سیاسی بنیادونو باندے په هغه لسټ کښے اچولے کیږی او
صرف په دے وجه چه یره هغوی یو خاص پارټئ سره تعلق ساتی، نو هغے لسټ
کښے اچولے کیږی او د هغوی کور ته پولیس لیږلے کیږی، چهاپے د هغوی
کورونو باندے وهلے کیږی حالانکه هغه ایریا کښے نه آپریشن شوے دے، نه

هغه د هغه پچیس دیهات سره تعلق ساتی، نه د مهمند ایجنسئ سره تعلق ساتی۔ دا د دوابے، خړکی یونین کونسل او د کټوزئی یونین کونسل، چه دواړه زما په حلقه کښے راځی، کښے د دغه کسانو Political victimization کیږی لګیا دے او دا لسټ ما ته پته ده چه په سیاسی بنیادونو باندے جوړ شوے دے ځکه چه ما کمشنر صاحب سره چه دا خبره اوکړه نو هغوی ما ته وئیل چه جی ما له سپیشل برانچ والو دا لسټ راکړے دے۔ **ما بیا سپیشل برانچ والو نه تپوس اوکړو نو هغوی انکار اوکړو چه جی مونږه هیڅ** قسمه لسټ نه دے ورکړے۔ زۀ نه پوهیږمه چه دے کمشنر صاحب ته دا لسټ د کوم طرفه راغلے دے؟ مونږه پوهیږو سیاسی بنیاد باندے دے۔ په دے څیزونو نه مونږه ویریږو او نه څه دغه کیږو چه دا دا قسمه حرکات خو دوئ کوی خو دا ده چه بیا د دا دعوے نه کوی، بیا د دا خبرے نه کوی چه یره دوئ جمهوریت باندے یقین ساتی، دوئ هر چا له خپل هغه Right ورکول غواړی۔ که داسے کارونه دغه کوی، مونږه دے مقابلو نه ویریږو نه، هر میدان باندے ورسره مقابلے ته هم تیار یو او هر قسمه دوئ سره مونږه دغه ته تیار یو خو بیا به دا قسمه دعوے نه کوی چه دوئ جمهوریت باندے یقین ساتی او دوئ غلط کار نه کوی۔ ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر: عتیق الرحمان خان۔</u>

<u>جناب عتیق الرحمان:</u> مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ مونږه بالکل د دے شی مخالفت کوؤ چه د چا Against ایف آئی آر اوشی سیاسی بنیادونو باندے یا په پرسنل هغه باندے چه د چا ملګری وی۔ جناب سپیکر صاحب، زۀ به لږ غوندے خبره تیر شوے پینځو کالو ته بوځمه اوس خو دوئ وائی چه ایف آئی آرے کیږی، زمونږ د ملګرو خلاف کیږی۔ مونږ د دوئ ملګرتیا هرګز نه کوؤ چه د چا ملګرو خلاف ایف آئی آر اوشی، سیاسی ورکرانو خلاف ایف آئی آرے اوشی۔ جناب سپیکر صاحب، زما Against ایف آئی آر شوے وو، زۀ دلته Sitting Member وومه، زما Against ایف آئی آر ئے کړے وو۔ جناب سپیکر صاحب، پینځه کاله چه مونږه څنګه تیر کړی دی، ما نه تپوس اوکړئ۔۔۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وجه اوښایه، وجه اوښایه۔

جناب شاہ حسین خان: وجه اوښایه۔ وجه اوښایه چه ولے دربانده شوے وو؟

جناب عتیق الرحمن: جناب سپیکر صاحب! هغه ورځے دوئ نه هیرے شوے، پینځه کاله مونږ پسے ـــــ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاہ حسین، No cross talks جی، آپ بیٹھیں، .No cross talking عتیق، وایه۔

جناب عتیق الرحمن: زۀ جی تسلئ سره خبره کوم، دوئ د خبرے اوکړی۔

جناب سپیکر: خبره واوره، اخوا خپلو کښے به خبرے نه کوئ، دیخوا چئیر ته کوئ۔ تۀ خو زوړ ممبر یے، پریږده چه هغه خبرے اوکړی، بیا ته کوه۔ تۀ کښینه۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب! پینځه کاله مونږ پسے انتی کرپشن والا گرځیدو۔ جناب سپیکر صاحب، هغه سرکاری خلق چه کوم ئے په مونږ پسے کړی وو، هغه په سی ایم هاؤس کښے ناست وو، هغوی ته به د شپے Dictation ورکړلے کیدو، سحر به ئے بیا په خپلو گاډو کښے عدالت ته ورسول، هغه څه وو؟ نن دوئ ته یاد شو چه ملگری مو دی؟ نن دوئ پوهیږی چه ایف آئی آر هم کیږی؟ مونږه خو دوئ پیڅه کاله، پینځه کاله ئے چه څنګه په مونږه بانده تیر کړے دی، جناب سپیکر صاحب، الیکشنے په دے ځیزونو نه گټلے کیږی۔ که دغه شان وے نو پینځه کاله زمونږه حصے دوئ خوړلے دی، مونږ ته خپله حصه نه ده ملاؤ شوے۔ مونږه د ممبرانو په شان نه یو گڼړلے شوی۔ زما خلاف ایف آئی آر شوے وو، زما د والد صاحب خلاف ایف آئی آر شوے وو 365 ایف آئی آر اغواء برائے تاوان ئے رابانده کړے وو، مونږه، زما والد صاحب د دے معزز ایوان درے ځله رکن پاتے دے، هغوی ډسټرکټ ناظم پاتے شوی دی، یو سیاسی بیک گراؤنډ مو دے، هغوی د جیل نه رااوتو، اوچ په اوچه وربانده 365 ایف آئی آر اوشو۔ بیا انکوائریانے اوشوے، بیا هغه واپس شو، انکوائری د هغوی Against

ثابته نه شوله نو زۀ دلته کښېنے دا خبره کومه چه هر یو شی د پاره یو ټیم پکار دے چه د دے تحقیق او کړی چه یره دا ایف آئی آر غلط شوی دی یا صحیح شوی دی؟ دا د نه وائی چه زمونږه د ملګرو خلاف، مونږ سره هم دا ظلم شوے دے۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ، عتیق الرحمان۔ ٹریژری بنچز سے کوئی جواب دے دیں ان کا، پھر۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، په دے باندے مونږه هم څه وئیل غواړو۔

جناب سپیکر: بس ستاسو مشر او وئیل بس۔ جی لیډر آف دی هاؤس۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ما اوس فلور هغوی له ورکړو جی۔ تاسو کښېنئ جی۔ لیډر آف دی هاؤس۔

(تالیاں)

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ ډیره مهربانی۔ محترم سپیکر صاحب، ستاسو مشکور یم چه تاسو ما له موقع راکړه او د خپلو مشرانو، د ورونړو مشکور یمه چه هغوی په بعضے ایشوز باندے د دے هاؤس، زما او د دے حکومت رهنمائی اوکړه۔ ټولو نه اول زما مشر محترم اکرم درانی صاحب د یو دوه آفیسرز په باره کښے خبره اوکړه او د هغوی د خپلو معلوماتو او اطلاعاتو مطابق چه د Appointments په حواله باندے هغوی احکامات نه منل او په دے وجه د هغوی خلاف کارروائی اوشوه، د هغوی انکوائرئ رپورټ ما سره دے، زۀ به انکوائری رپورټ پخپله د محترم اکرم خان درانی صاحب په خدمت کښے پیش کړم۔ دوئ به ئے پخپله اوګوری چه د هغے آفیسرز خلاف کارروائی په څه وجه باندے شوے ده او د هغے وجوهات څه وو؟ هغه وجوهات دلته زمونږه محترم کشر عدنان وزیر صاحب بیان کړل چه یو Basic policy decision دا شوے وو، غالباً ټول ایم پی ایز د دے نه خبر دی چه کوم سکیمونه لا شروع شوی نه دی او چه کوم نوی منتخب شوی ایم پی ایز دی، په ایجوکیشن سیکټر کښے د هغوی له دا موقع ورکړے شی که هغوی هغه Sites change کول غواړی نو هغوی د Change کړی او که هغوی بدستور هغه Sites ساتل غواړی

نو هغه Sites د پاتے شی۔ ټول ایم پی ایز خپل Recommendations ورکړل او په ټوله صوبه کښے د ایم پی ایز په Recommendation باندے محکمے عملدرآمد اوکړل ما سوائے د دغه دوه حلقو نه، په بنوں کښے چه هلته کښ ای ډی او ایجوکیشن او ای ډی او ورکس اینډ سروسز د دغه Clear cut directives باوجود د منتخب ایم پی ایز Recommendations آنر نه کړل او هغوی بدستور خپله خوښه په هغے کښے اوکړه۔ ما که د چا خلاف کارروائی کړے ده یا حکومت د چا خلاف کارروائی کړے ده نو خپل ذات د پاره مے نه ده کړے۔ زما د پاره د دے هاؤس هر رکن، هر ممبر عزت داره دے، هغه د خپلے حلقے پخپله چیف منسټر هم دے، هغه وزیر هم دے۔ (تالیاں) او زهٔ به دا Ensure کومه چه Across the board زما د ایم پی ایز جائز Recommendations د هغوی د حلقے په حواله باندے آنر شی۔ بیا هم که درانی صاحب داسے ګڼړی چه په هغے کښے څه کمے شوے دے، څه کوتاهی شوے ده، څه زیاتے شوے دے، زهٔ به انکوائری رپورټ پخپله د درانی صاحب په خدمت کښے پیش کړمه او زهٔ به بیا فیصله نه کومه، درانی صاحب زما مشر دے چه درانی صاحب فیصله اوکړه، ما ته قبوله او منظوره ده۔ (تالیاں) څو پورے چه د Political victimization خبره اوشوه، Political victimization زهٔ دا نه وایم چه مخکښے یا شوے دے یا نه دے شوے، خو زهٔ دومره وایم که مخکښے هم شوے دے نو ټهیک نه دے شوے او که نن هم فرض کړه کیږی نو مناسب خبره نه ده۔ (تالیاں) ما ته اوس زما ورور سکندر خان دا خبره نوټس کښے راوستله، زهٔ به دوئ ته دا خواست اوکړمه چه هغه لسټ د دوئ ما له راکړی، I will ensure Inshallah، زهٔ به Concerned departments هم راوغواړمه، زهٔ به Law enforcing Agencies راوغواړمه او تسلی ساتئ چه په دے حکومت کښے، دا به خدائے له هم جواب ورکوؤ، اولس له به هم جواب ورکوؤ، دے هاؤس له به هم جواب ورکوؤ، هیڅ قسمه Political victimization، فلور آف دی هاؤس دا زما تاسو سره Commitment دے چه په دے ګورنمنټ کښ به قطعاً نه کیږی۔ (تالیاں) او جاوید خان زمونږه ورور دے که د هغوی څه

Inshallah I will see ،وی، بالکل تاسو ما ته هغه ډیټیل راکړئ Grievances to it. تاسو هم د خپلے علاقے Elected MPA یئ، دا ستاسو حق جوړیږی چه ستاسو حلقه کښے ستاسو Recommendations انشاء الله Honour شی او داسے څه Victimization او نه شی۔ (تالیاں) زهٔ سپیکر صاحب، دا یوه خبره ضرور کول غواړم په دے هاؤس کښے چه مونږ دعویٰ څه کوؤ او مونږ عملاً څه کوو؟ دعویٰ به مونږه یقینی طور دا کړے وی چه مونږ به اپوزیشن او په حکومت کښے فرق نه کوؤ او زهٔ د حکومت بنچز نه دے وخت کښے دا تپوس نه کوم خو مخامخ ما ته اپوزیشن پنچز باندے زما دا محترم ورونړه، دا خوئندے ناست دی، زهٔ ئے نه وایم او زما د دے ایم پی ایز نه تپوس اوکړئ چه آیا په ډیویلپمنټ فنډز کښے یا د دوئ په حلقو کښے ما په دے ایم پی اے گانو (د حزب اقتدار او اختلاف) کښے فرق کړے دے او که نه دے کړے؟ بالکل مے نه دے کړے۔ تپوس ترینه کولے شئ، مونږ ټولو ته په یو نظر کتلے دی۔ که نه وی، دغه دے شا ته ایم پی ایز ناست دی، د دوئ په حلقو کښے چه دوئ څه Recommendations راوړی دی-----

جناب سپیکر: چه نه وی کړے نو بیا خو خپل لاسونه، دغه ډیسکونه خوډیر اوډبوئ کنه۔ (تالیاں) Jee, carry on, Leader of the House, carry on, please.

وزیر اعلیٰ: زهٔ څکه دا خبره په ریکارډ راوستل غواړم سپیکر صاحب، چه دغه ممبران هم دغه هومره محترم دی چه څومره دے اړخ ته ممبران ناست دی څکه دغه ممبرانو له هم خلقو ووټ ورکړے دے او دے ممبرانو له هم خلقو ووټ ورکړے دے او څکه تر څو پورے چه دا گورنمنټ دے، دا زما Commitment دے چه انشاء الله په دغه معاملو کښے به په حکومت او اپوزیشن کښے هیڅ قسمه فرق نه وی۔ مونږ د پاره دے وخت کښے د بے اتفاقی هیڅ گنجائش نشته، په دے حالاتو کښے به په هر قیمت یو پاتے کیږو۔ ډیره مهربانی، محترم سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you very much. The sitting is adjourned till 10.00 a.m. of tomorrow morning. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 17 دسمبر 2008 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری رکنیت

میں ________________ صدق دل سے حلف اٹھاتا/اٹھاتی ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہونگا/رہونگی:

کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دونگا/دونگی:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہونگا/رہونگی جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھونگا/رکھونگی اور اس کا تحفظ اور دفاع کرونگا/کرونگی۔

اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)